اردو کا ایک انوکھا ادیب ابنِ صفی

اردو زبان و ادب کو عام لوگوں تک پہنچانے والوں میں ابنِ صفی کی خدمات بے مثال ہیں۔ وہ اپنے جاسوسی ناولوں کی وجہ سے مشہور ہوئے۔ ان کی مقبولیت اس طرح بڑھی کہ اچھے اچھوں کو انھوں نے پیچھے چھوڑ دیا۔

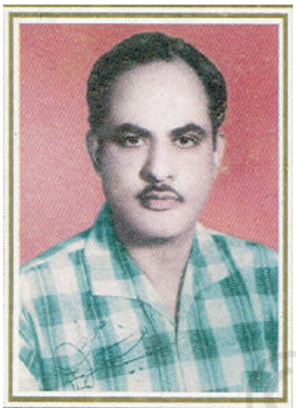

ایسے بہت سے لوگ، جو یہ سمجھتے تھے کہ ادب صرف ادب کا اعلیٰ ذوق رکھنے والوں یا ایک خاص سطح کی معاشرتی زندگی گذارنے والوں کی جاگیر ہے، ابنِ صفی کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ ابنِ صفی کی کتابیں ہر طبقے کے اردو پڑھنے والوں میں پسند کی گئیں۔ ان میں اعلیٰ ادنیٰ کی تمیز نہ تھی۔ بہتوں نے تو صرف ابنِ صفی کے ناول پڑھنے کی خاطر اردو سیکھی۔ ابنِ صفی کے ناولوں کا ترجمہ ہندستان کی کئی زبانوں میں کیا گیا ہے۔ ان ناولوں کو خریدنے کے لیے کبھی کبھی گاہکوں کی قطار لگ جاتی تھی۔ بہت سے لوگ اپنی سنجیدگی کا بھرم رکھنے کے لیے ابنِ صفی کے ناولوں کو چھُپ چھُپ کر پڑھتے تھے۔

ابنِ صفی کے ناول اتر پردیش کے شہر الہ آباد کے ایک اشاعتی ادارے نکہت پبلی کیشنز نے شائع کیے۔ اس ادارے نے ''جاسوسی دنیا'' کے نام سے ایک ماہنامہ نکالا تھا۔ ہر مہینہ ابنِ صفی کا ایک مکمل ناول ''جاسوسی دنیا'' کے ایک شمارے کے طور پر سامنے آتا تھا۔ لوگ بے چینی سے اس کے منتظر رہتے تھے۔ ابنِ صفی کے ناولوں میں کرنل فریدی، کیپٹن حمید، عمران، قاسم وغیرہ مستقل کرداروں کی حیثیت رکھتے تھے۔ ان کرداروں میں ایسی کشش تھی کہ کچھ

© NCERT not to be republished

لوگ تو انھیں حقیقی سمجھنے لگے تھے اور ان کی ہر کامیابی کا جشن مناتے تھے۔ان کی خوشی سے خوش ہوتے تھے اور ان کی آزمائش اور تکلیف پر دکھی ہو جاتے تھے۔اِبنِ صفی نے اپنے بعض کردار اور ناولوں کے پلاٹ مغربی ناولوں سے اخذ کیے تھے۔لیکن انھیں مشرقی یا ہندوستانی رنگ ڈھنگ کے ساتھ کچھ اس طرح پیش کیا تھا کہ یہ کردار طبع زاد نظر آتے تھے۔

اردو میں جاسوسی ادب کی روایت زیادہ مستحکم نہیں تھی۔ ابنِ صفی سے پہلے اس میدان میں ظفر عمر اور تیرتھ رام فیروز پوری وغیرہ نے شہرت پائی تھی۔لیکن ابنِ صفی کی طبّاعی، قوتِ ایجاد، تخیّل اور نکتہ رسی کا کوئی جواب نہیں۔ ابنِ صفی کو زبان و بیان پر بھی غیر معمولی قدرت حاصل تھی۔ بہت رواں دواں شگفتہ اسلوب تھا۔ان کی حسِ مزاح بھی بہت شدید تھی۔ مکالمہ نگاری، کردار نگاری، واقعہ نگاری اور منظر نگاری کی صلاحیت بھی بہت تھی۔ ابنِ صفی نے عوامی ادب کو خواص کے مطالعے کا حصہ بنا دیا۔ انھوں نے تقریباً ڈھائی سو ناول لکھے جن میں 'دلیر مجرم'، 'سائے کی لاش'، 'شیطانی جھیل'، 'خون کا دریا'، 'ڈیڑھ متوالے'، 'عجیب آوازیں'، 'لڑکیوں کا جزیرہ'، 'خوفناک جنگل'، 'پیاسا سمندر'، 'مصنوعی ناک' اور 'قاصد کی تلاش' مشہور ہیں۔

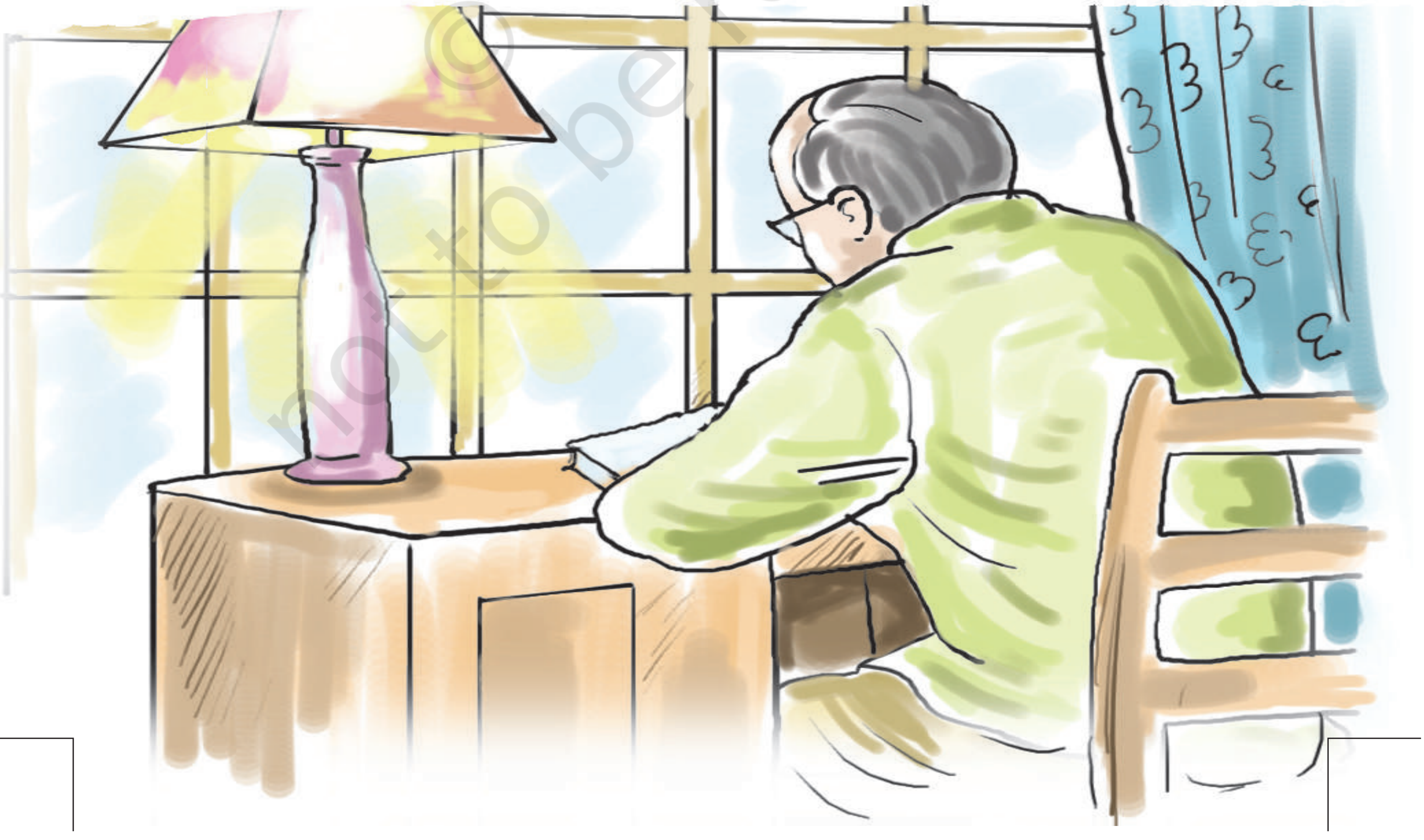

اِبنِ صفی کا اصل نام اسرار احمد تھا۔ وہ اتر پردیش کے ضلع الہ آباد کے ایک قصبے نارہ کے رہنے والے تھے۔ 26/اپریل 1928 کو ایک زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ الہ آباد یونیورسٹی کے طالب علم رہے۔ سنجیدہ شاعری کی۔ مزاحیہ اور طنزیہ مضامین لکھے۔ لیکن ان کا سب سے بڑا کارنامہ ان کے جاسوسی ناول ہیں۔

اِبنِ صفی کے ناولوں کی ایک خاص بات یہ ہے کہ ان کے ہر ناول کا قصہ ان کی گہری انسان دوستی کے گرد گھومتا ہے۔ انھیں جرائم سے، بدعنوانیوں سے، بے ایمانی اور قوم فروشی سے نفرت تھی۔ وہ اعلیٰ معاشرتی قدروں کے ترجمان تھے۔ اسی لیے ان کا ہیرو سماج کو نقصان پہنچانے والی طاقتوں پر ہمیشہ غالب آتا ہے، اور جرائم کا پردہ فاش کرتا ہے۔

ابنِ صفی روا روی میں بھی گہری باتیں کہہ جاتے تھے۔ اسی لیے ان کی کوئی بھی تحریر کبھی بوجھل نہیں ہوتی۔ بڑے اور چھوٹے، عوام اور خواص سب ہی نے ان کے ہنر کی داد دی ہے۔

افسوس کہ ابنِ صفی کی زندگی کا چراغ صرف باون برس کی عمر میں بجھ گیا۔ ان کا انتقال 26/جولائی 1980 کو کراچی میں ہوا۔ جاسوسی ادب کی تاریخ میں ان کا ثانی ابھی تک کوئی نہیں۔ ان سے پہلے بھی اس میدان میں ان کے مرتبے کا لکھنے والا پیدا نہیں ہوا تھا۔

سوالات

1. ابنِ صفی کا اصل نام کیا تھا اور وہ کہاں پیدا ہوئے؟
2. اردو زبان و ادب میں ابنِ صفی کیوں مشہور ہیں؟
3. ابنِ صفی کے مستقل کرداروں کے نام لکھیے۔
4. جاسوسی ادب میں ابنِ صفی سے پہلے کن لوگوں نے شہرت پائی؟
5. ابنِ صفی کے ناولوں کی خصوصیات کیا ہیں؟
6. ابنِ صفی کے کچھ مشہور ناولوں کے نام لکھیے۔

© NCERT not to be republished